رشید حسن خاں

۱۲۔ خطوط

نشاط النساء بیگم

پہلی بات : ”خدا کا شکر ہے ٹرین ٹھیک وقت پر ناگپور پہنچی۔ عرفان میاں مجھے لینے اسٹیشن آ گئے ہیں۔“ سلیم صاحب نے اسٹیشن پر اُترتے ہی اپنے بخیریت پہنچنے کی اطلاع ایک میسیج کے ذریعے گھر والوں کو دے دی۔

یہ بھی ایک نعمتِ خداوندی ہے کہ ہم جدید وسائل کی مدد سے ایک دوسرے سے بہ آسانی اور فوراً رابطہ قائم کر لیتے ہیں۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے روبرو بات چیت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب مسافر کے منزل پر پہنچنے کی اطلاع خط یا تار کے ذریعے کئی دنوں بعد اس کے گھر والوں کو ملتی تھی۔ اب تو خط لکھنا بیتے دنوں کی یادگار بن کر رہ گیا ہے، تاہم اس کا چلن اب بھی پوری طرح ختم نہیں ہوا ہے۔

خط کو آدھی ملاقات کہا جاتا ہے۔ خط لکھنے والا اطلاعات کے علاوہ اپنے خیالات اور احساسات کو بھی خوب صورت انداز میں محفوظ کر دیا کرتا ہے۔ خط لکھنے کے اسی انداز نے جب فن کا درجہ حاصل کیا تو خط کو ادبی حیثیت حاصل ہوئی۔ ہمارے ادب میں مرزا غالبؔ اور مولانا ابوالکلام آزاد کے خطوط مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ کئی ادیبوں اور شاعروں کے خطوط کتابی شکل میں منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ ذیل میں اسی قسم کے دو خطوط دیے جا رہے ہیں۔

۱ : خط

جان پہچان : نشاط النساء بیگم ۱۸۸۵ء میں موہان، ضلع اناؤ (اودھ) کے ایک معزز سادات خاندان میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سیّد بشیر حسین موہانی حیدرآباد ہائی کورٹ میں وکیل تھے۔ انھیں مذہبی تعلیم کے علاوہ اُردو، فارسی اور عربی زبان کی تعلیم بھی دی گئی۔ ۱۹۰۱ء میں نشاط النساء بیگم کی شادی مولانا حسرتؔ موہانی سے ہوگئی۔ حسرتؔ موہانی ایک مجاہدِ آزادی اور بے باک صحافی تھے۔ مولانا حسرتؔ کی سیاسی و سماجی سرگرمیوں میں نشاط النساء بیگم ہمیشہ ان کی معاون و مددگار رہیں۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی میں جن خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں نشاط النساء بیگم کا نام قابلِ ذکر ہے۔

نشاط النساء بیگم کا ۱۸/ اپریل ۱۹۳۷ء کو کانپور میں انتقال ہوا۔ ذیل میں ان کا ایک خط دیا گیا ہے جو انھوں نے اپنے محترم بزرگ مولانا عبدالباری فرنگی محلّی کو لکھا تھا۔

نشاط النساء بیگم

بنگلہ سیٹھ چھوٹانی، پونہ

۲۰/ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ

جنابِ عالی ..... تسلیم! مزاجِ اقدس

گرامی نامہ ۱۳/ جمادی الثانی کا صادر ہوا۔ خیریت، مزاج و حالات معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ مولانا کی تاکید ہے کہ جب تک میں نہ کہوں، نہ جانا۔ دوسرے یہاں میں نے سیف الرّسول (وارڈر) کی اپیل وکیل بیرسٹروں کی رائے سے ۲۲/ دسمبر کو بمبئی ہائی کورٹ میں داخل کر دی ہے۔ ممکن ہے اس پر دفعہ ۱۶۱/ رشوت والی اُڑا دی جائے تو مولانا کو بھی اس سے فائدہ ہوگا۔ رشوت کا قصّہ بالکل لغو، جھوٹ، سراسر خلافِ قاعدہ و قانون چلایا ہے۔ ابھی تاریخِ پیشی نہیں معلوم ہوئی۔ غالباً ۶/ فروری کو ہوگی۔ آخر فیصلہ ٹھیک ہوا

تو مجسٹریٹ کی صریح بے ایمانی کا راز کھل جائے گا۔

خیر! علاج برابر کر رہی ہوں۔ میرے مرض کے لیے بجائے کانپور کے پونے کی آب و ہوا ڈاکٹروں کی رائے سے مفید ہے۔ دوسرے یہ بنگلا بھی شہر سے دور بنا ہوا ہے۔ پہلے کی بہ نسبت صبح کے وقت طبیعت کسی قدر صاف رہتی ہے۔ باقی جو خدا کی مرضی؛ اس میں کسی کا کیا دخل۔ مولانا نے سلام عرض کیا ہے اور جناب قطب میاں کو خاص طور پر سلام لکھنے کی مجھے تاکید ہے، آپ اُن سے فرما دیجیے اور اس مرتبہ بھی چند تازہ غزلیات بغرضِ ملاحظہ ارسال کرنے کی ہدایت کی ہے۔

اب تک مولانا کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ جیل کا برتاؤ نہایت سخت ہے بلکہ روزانہ کوئی نہ کوئی شرارت کرتا رہتا ہے۔ حال ہی میں مزید لغویت یہ کی ہے کہ برش، آئینہ، سرمہ، قرآن شریف رکھنے کا تختہ، حتّٰی کہ پانی کا گھڑا تک اُٹھوا لیا ہے۔ پانی کی بھی قلت ہے۔ روٹی ایک صبح کو گیہوں کی ملتی ہے، وہ بھی بند۔ جوار، باجرے کی روٹی مٹّی ملی ہوئی۔ ترکاری خراب ملتی ہے۔ سب سزائیں روزانہ اس لیے دی جاتی ہیں کہ کام کیوں نہیں کرتے۔ مگر مولانا بھی اپنی دُھن کے پکّے ہیں۔ ان کی کسی بات سے خوف نہیں۔ برابر سے مقابلہ کرتے ہیں مگر مجھے کسی قدر تردّد پیدا ہو گیا ہے۔ جب سے مجھے معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ ایک سال سے زائد قیدِ تنہائی، اس پر مزید سختیاں اور لکھنا تو درکنار، پڑھنے کے لیے ایک کتاب بھی معمولی، ان کو سنسر شدہ بھی جو گورنر کے دفتر سے واپس آتی ہیں، سپرنٹنڈنٹ نہیں دیتا۔ ان کے دماغ پر خراب اثر خدانخواستہ پڑنے لگا ہے۔ دعا فرمائیے کہ دماغی حالت صحیح رہے اور صحیح سلامت اللہ تعالیٰ اُن کو ظالموں کے ظلم سے رہا کر دے۔

نعیمہ، رضوان الحسن، سلمہ، عبدالسّمیع بفضلہٖ بخیریت ہیں اور آداب گزار ہیں۔ اُمید ہے خیریتِ مزاج سے جلد اطلاع دیں گے۔

فقط اہلیہ حسرتؔ موہانی

۲ : خط

جان پہچان : رشید حسن خاں ۱۰؍جنوری ۱۹۳۰ء کو شاہجہاں پور میں پیدا ہوئے۔ وہ معروف ماہرِ لسانیات، محقق اور مدوّن تھے۔ انھوں نے کئی اہم قدیم کتابوں کی تدوین کی اور انھیں شائع کیا۔ انھوں نے اُردو اِملا، لغت، زبان و بیان کی قواعد سے متعلق اعلیٰ درجے کے مضامین لکھے۔ ’عبارت کیسے لکھیں، انشا اور تلفظ، تفہیم‘ اور ’تلاش و تعبیر‘ ان کی اہم کتابیں ہیں۔ ۲۶؍فروری ۲۰۰۶ء کو شاہجہاں پور میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ خط پروفیسر نثار احمد فاروقی (دلّی یونیورسٹی) کے نام لکھا گیا ہے۔

شاہ جہاں پور

۷؍مارچ ۱۹۹۶ء

محبی فاروقی صاحب!

آپ کا خط مرقومہ ’یومِ عید الفطر‘ اور دوسرا خط جس پر ۲۸؍فروری کی تاریخ مندرج ہے، مجھے کل ایک ساتھ ملے۔ اِسے ڈاک کا ادنیٰ کرشمہ کہیے، اب یہ معمول سا ہو گیا ہے۔

بھائی! میں آپ کی نوازشِ برادرانہ کا معترف ہوں اور ممنون کہ آپ یاد رکھتے ہیں اور یاد کرتے رہتے ہیں۔ یہاں آتے ہی 'غربت در وطن' کے معنی معلوم ہوئے۔ گھر کے سبھی افراد کے پاس رہنے کی جگہ، میرے سوا، کہ میرا شمار پردیسیوں میں ہوتا رہا ہے۔ آپ اسے یوں دیکھیے کہ چار چھے دن پہلے میرا پوتا (چار سال کا) اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اب دادا ہمارے گھر رہیں گے، اپنے گھر دہلی نہیں جائیں گے؟

ساری کتابوں کے بنڈل باندھے پڑے ہیں اب تک اس لیے مجبوراً ایک کمرہ اپنے لیے بنوانا چاہا (یعنی دروازے پر ہاتھی باندھنا چاہا)۔ جوں توں کام شروع ہوگیا۔ اپنے پاس تو دستِ خالی کی لکیریں ہیں۔ آج کل وہی کام ہو رہا ہے، صبح سے شام تک راج مزدوروں کے ساتھ سر کھپانا پڑتا ہے۔ خیال ہے کہ دس بارہ دن میں یہ بن جائے گا۔

یہ فضول داستان اس لیے سنائی کہ آپ یہ نہ سمجھیں آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل والا معاملہ ہے۔ اگر دو دن کے لیے بھی اس وقت ہٹ جاؤں گا تو کام بگڑ جائے گا۔ کفایت شعاری کے لفظ سے راج مزدور واقف نہیں اور میرا کام اصلاً اِسی کا تعارف ہے، یوں ہٹ نہیں سکتا۔

مقصد اِس ساری درازنفسی کا یہ ہے کہ اِس بار میں غیر حاضر ہی رہوں گا، یہ کوئی آخری جلسہ تو ہے نہیں اس ادارے کا اس لیے اِس کا وعدہ کرتا ہوں کہ اگلی بار ضرور شرکت کروں گا۔ آپ مجھ سے متفق ہیں نا!

رشید حسن خاں

معانی و اشارات

لفظ	معنی
اقدس	مقدس، پاک
گرامی نامہ	کسی بڑے کا خط
صادر ہونا	پہنچنا
لغو	جھوٹ، بے معنی، بے کار، بے ہودہ
صریح	صاف، ظاہر
ملاحظہ	مشاہدہ، دیکھنا
قلّت	کمی
تردّد	شک
معتبر	قابلِ اعتبار
سنسر شدہ	جانچ پڑتال کیا ہوا
بفضلہٖ	مراد خدا کے فضل سے
اہلیہ	بیوی
محبی	میرے دوست، میرے مشفق
مرقومہ	رقم کیا ہوا، لکھا ہوا
نوازشِ برادرانہ	بھائیوں جیسی مہربانی
معترف	اعتراف یا اقرار کرنے والا
ممنون	احسان مند، شکر گزار
غربت در وطن	وطن میں اجنبی ہونا
دست	ہاتھ
کفایت شعاری	کم خرچی
درازنفسی	مراد زیادہ کہنا، کلام کو طول دینا

سبق کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

خط : ۱

خط کا مطالعہ کرکے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

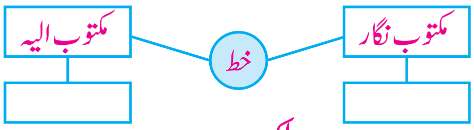

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل کرنے سے مولانا کو کیا فائدہ ہوگا؟
۲۔ ڈاکٹروں نے نشاط النساء بیگم کو کیا رائے دی؟
۳۔ جیل سپرنٹنڈنٹ کی شرارتوں کا مولانا کی صحت پر کیا اثر ہوا؟
۴۔ جیل سپرنٹنڈنٹ کی شرارتوں پر نشاط النساء بیگم کو کس بات کی تشویش تھی؟
۵۔ نشاط النساء بیگم نے مکتوب الیہ سے کس بات کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی تھی؟
۶۔ مولانا حسرت موہانی نے بیگم موہانی کو کس بات کی ہدایت کی؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ مولانا حسرت موہانی کی رہائی کے سلسلے میں نشاط النساء بیگم نے کون سی کوششیں کیں؟
۲۔ جیل سپرنٹنڈنٹ مولانا کے ساتھ کون کون سی شرارتیں کرتا رہتا تھا؟
۳۔ نشاط النساء بیگم نے مکتوب الیہ کو اپنی صحت اور پونہ سے متعلق کون سی باتیں لکھی ہیں؟
۴۔ جیل میں مولانا پر کیا کیا ظلم کیے گئے؟

غور کرکے بتائیے۔

وجہ لکھیے۔

۱۔ بیگم حسرت موہانی کانپور کی بجائے پونہ میں رہ رہی ہیں۔
۲۔ بیگم حسرت موہانی نے مولانا کی تازہ غزلیں اصلاح کے لیے ارسال کیں۔
۳۔ جیل سپرنٹنڈنٹ ہر روز مولانا کے ساتھ شرارتیں کرتا تھا۔

خط : ۲

'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

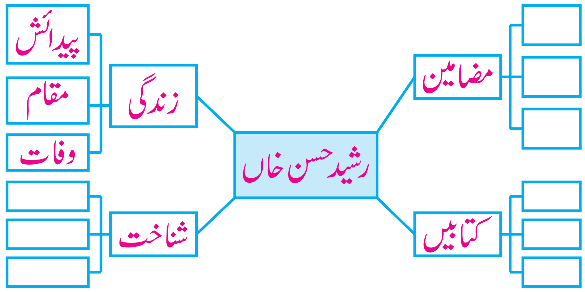

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ فاروقی صاحب نے مصنف کو کب خط لکھا؟
۲۔ مصنف کو غربت در وطن کا احساس کیوں ہوا؟
۳۔ مصنف نے فاروقی صاحب کا کس بات کے لیے شکریہ ادا کیا؟
۴۔ مصنف کی صبح سے شام کس طرح ہو رہی ہے؟
۵۔ مصنف نے فاروقی صاحب کو اپنی داستان کیوں سنائی؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ مصنف نے جلسے میں حاضر نہ ہونے کی کیا وجہ بتائی؟
۲۔ مصنف کو علیحدہ کمرہ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

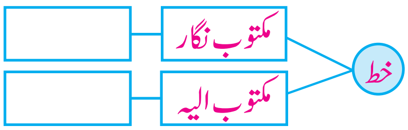

وسعت میرے بیان کی

"اپنے پاس تو دستِ خالی کی لکیریں ہیں۔" اس جملے کی وضاحت کیجیے۔

◄ درج ذیل جملے کی وضاحت کیجیے۔

”کفایت شعاری کے لفظ سے راج مزدور واقف نہیں اور میرا کام اصلاً اسی کا تعارف ہے۔“

تلاش و جستجو

◄ خطوط سے کہاوتیں تلاش کرکے لکھیے۔

◄ خطوط سے محاورے تلاش کرکے لکھیے۔

خود آموزی

۱۔ ایسی پانچ مشہور شخصیات کے نام لکھیے جنھوں نے جیل سے خطوط لکھے ہیں۔

۲۔ جیل میں قید کے دوران مولانا ابو الکلام آزاد نے بہت سارے خطوط لکھے ہیں۔ یہ خطوط ’غبارِ خاطر‘ کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کیجیے اور اپنی پسند کا ایک خط نقل کیجیے۔

۳۔ پیغام رسانی کے جدید وسائل پر پندرہ سطروں کا مضمون لکھیے۔

۴ آپ کے اسکول میں ہونے والی ثقافتی سرگرمیوں سے متعلق اپنے چچازاد/ ماموں زاد/ خالہ زاد بھائی - بہن کو خط لکھیے۔

سیدھی بات

خط کے متن کے حوالے سے جملے درست کرکے لکھیے۔

۱۔ قلّت پانی کی بھی ہے۔

۲۔ خراب ترکاری ملتی ہے۔

۳۔ دست خالی کی لکیریں تو اپنے پاس ہیں۔

۴۔ راج مزدور واقف نہیں کفایت شعاری کے لفظ سے۔

اضافی معلومات

مولانا عبدالباری فرنگی محلّی

مولانا عبدالباری فرنگی محلّی کی ولادت ۱۸۷۸ء میں فرنگی محل، لکھنؤ میں ہوئی۔ وہ اپنے زمانے کے جید علما اور مدرّسین میں سے ایک تھے۔ انھوں نے مولانا شاہ عبدالباقی فرنگی محلّی اور مولانا عین القضاۃ حیدرآبادی سے تعلیم حاصل کی۔ انھیں تمام درسی کتب پر یکساں مہارت حاصل تھی۔ ان کی کوششوں سے فرنگی محل، لکھنؤ میں مدرسہ نظامیہ میں احیائے اسلام کے لیے درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ وہ وہاں درس و تدریس میں مصروف ہوگئے۔ بعد میں ان کی پوری توجہ قرآن و حدیث کی تدریس کی طرف ہوگئی۔ وہ اپنے گھر میں ’مثنوی مولانا روم‘ کا درس دیتے تھے جس میں بڑے بڑے فضلا اور عوام شرکت کرتے تھے۔ مولانا محمد علی جوہر انھی کے شاگرد تھے۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلّی نے ۱۹۲۰ء میں پہلی بار مہاتما گاندھی کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ قائد قرار دیا تھا۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد اور تحریکِ آزادی سے مسلمانوں کو جوڑنے کے قائل تھے۔ ۱۵/ جنوری ۱۹۲۶ء کو فالج کے حملے کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا۔

نثار احمد فاروقی

نثار احمد فاروقی ۲۹/ جون ۱۹۳۴ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ گھر میں عربی، فارسی، اُردو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے عربی میں ایم اے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے پی ایچ ڈی کیا اور وہیں عربی کے پروفیسر اور بعد میں صدر شعبۂ عربی منتخب ہوئے۔ ان کو فارسی اور عربی زبان کی خدمت کے لیے کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ ان کو پنجابی، انگریزی، ہندی اور اُردو زبانوں پر بھی دسترس حاصل تھی۔ ۲۸/ نومبر ۲۰۰۴ء کو نئی دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

NP9R9K